مرحوم نے عجمی سازش کے ورکروں کو اپنے ڈیروں میں بند ہونے پر مجبور کر دیا۔ حالات نے ایک دم پلٹا کھایا اور ایران میں انقلاب آگیا۔ خمینی نے انقلاب کے بعد اپنے انقلاب کو مسلم ممالک میں ایکسپورٹ کرنا شروع کیا تو پاکستان میں دبکی ہوئی اس کی لابی، متحد و منظم کر دی گئی اور وہ تمام کے تمام بے نظیر کے گرد جمع ہونا شروع ہوگئے۔ ضیاء الحق سازش کا شکار ہوئے۔ اوجڑی کیمپ کا حادثہ ہوا، پاکستان دہل گیا۔ عارف الحسینی قتل ہوا۔ تو سیاہ پوش بپھر گئے اور پاکستان ظلمتوں کی لپیٹ میں آگیا۔ مولانا حکیم فیض عالم صدیقی سے لے کر علامہ احسان الٰہی ظہیر تک بیسیوں متحرک اہل سنت والجماعت مشرکین عجم کی سازش کا لقمۂ تر بن گئے۔ پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی تو خمینیؔ انقلاب کے کارندے قومی وصوبائی اسمبلیوں میں اپنے ہدف سے زیادہ تعداد میں قابض ہوگئے۔ بیس سے زائد سفیر، مشیر، وزیر اور اس سے کہیں زیادہ سیکرٹری اور اسی معیار کے افسران کی تعداد اتنی ہے جو پاکستان پر بلاشرکت غیرے حکومت کر سکتے ہیں اور ہم محسوس یہ کرتے ہیں کہ عہد بے نظیر میں اہل سنت والجماعت پر حکومت رافضیوں کی ہے۔ علماء اہلسنت جو پی پی اور آئی جے آئی کے معاونین ہیں ان سے ہمارا سوال یہ ہے کہ مولانا حق نواز اور ان کے بعد کئی نوجوانوں کے قتل پر آپ خاموش کیوں ہیں؟ رافضیوں کو تو حق رفاقت اقتدار کی صورت میں ملا اور وہ آپ کا حق رفاقت کیا ہوا؟ اور اے حکمرانو! تم بتا سکتے ہو کیا اس عمل بد کا نام ہے جمہوریت؟ کہ اکثریت پامال اور ایک سیاہ اقلیت دندنا رہی ہے۔

کشمیر

کشمیر میں مسلمان حریت پسندوں نے کشمیر کی تاریخ بدل کر رکھ دی ہے۔ قربانی و ایثار کو ایک نیا رخ دیا ہے۔ ماضی میں بھی آزادیٔ کشمیر کی تحریکیں اٹھیں مگر تحریک کشمیر جو مجلس احرار اسلام نے برپا کی تھی یا وہ نتیجہ خیز ہوئی تھی یا اب موجودہ تحریک آزادی میں نتیجہ خیز ہو جانے کی قوت محسوس ہو رہی ہے۔ تب بھی مسلمانوں کی بزعم خود بڑی جماعتیں خاموش تھیں اور اب وہی جماعتیں برسر اقتدار ہیں مگر مداہنت کا شکار ہیں۔ وفاق پر جاگیرداروں کا قبضہ ہے اور پنجاب پر صنعت کاروں کا! ان کی باہمی جنگ مسئلہ کشمیر کو کھٹائی میں ڈالنے کا سبب بن رہی ہے۔ وفاقی حکومت کو محض بیان بازی سے گریز کر کے کشمیر کے لئے عملی اقدام کرنا چاہیئے۔ یہ اس کے فرائض میں سے ہے۔ دینی و سیاسی جماعتوں کا کام اس سلسلے میں ایک مستحسن انفرادی عمل ہے۔ لیکن یہ کام جماعتی سطح سے بہت بلند ہے اور اصلاً یہ حکومت کا فرض ہے اگر خدانخواستہ مجاہدین کشمیر مضبوط اعانت اور سرپرستی سے محروم رہتے ہیں تو افغانستان کے مقابلے میں کشمیر پاکستان کی شہ رگ کے قریب تر ہے۔ خصوصاً اسلام آباد تو دشمن کی نگاہ میں ہے اور آزاد کشمیر میں اتنی جان نہیں ہے کہ وہ دشمن کے مقابلے میں زیادہ دیر ٹھہر سکے۔

مہنگائی

پیپلز پارٹی کی حکومت نے ڈیڑھ برس میں تیسری مرتبہ اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ کیا اور ہر بار الزام دوسروں کے سر تھوپنا۔ پہلے کہا کہ ضیاء الحق نے خزانہ خالی کر دیا تھا ہم نے مجبوراً ٹیکس لگا کر خزانہ پر کرنے کی ہلکی سی کوشش کی ہے۔ زیادہ ٹیکس نہیں ہیں اور ٹیکس تو سرمایہ دار پر لگ رہے ہیں عوام پر نہیں۔ اور اب کہا کہ پنجاب نے دو ارب روپے زیادہ خرچ کر لیئے ہیں اس لئے قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ لیکن قیمتوں میں حالیہ اضافے کا جو جواز وزیر اعظم کی کہہ مکرنیوں کے ذریعے باور کرایا جا رہا ہے اس پر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی! پہلے روز کہا کہ عالمی بینک کا دباؤ بھی ہے اور خزانہ بھی خالی ہے۔ دوسرے روز فرمایا کہ دفاعی بجٹ میں اضافہ ناگزیر تھا اس لئے قوم سے قربانی مانگی ہے